ماڈیول نمبر 1   سبق نمبر 3 : ہندوستانی تہذیب کے عناصر

سبق نمبر	سبق کا نام	زبان کی مہارتیں				زندگی کی مہارتیں
		سننا بولنا	پڑھنا	لکھنا	اصناف / قواعد / صنائع بدائع / اسلوب	سرگرمیاں / عملی کام
3	ہندوستانی تہذیب کے عناصر	نئے الفاظ، محاوروں اور کہاوتوں کا اپنی گفتگو میں استعمال	نثر (مضمون)	متن کی تفہیم کے بعد سوالات کے جوابات	• احتشام حسین کا اسلوب	• ہندوستان کی مشترکہ تہذیب سے واقفیت • کثرت میں وحدت

مصنف کا مختصر تعارف

احتشام حسین 21 /اپریل 1912 کو اعظم گڑھ میں پیدا ہوئے۔ ان کی ابتدائی تعلیم اعظم گڑھ میں ہوئی۔ 1936 میں الہ آباد یونیورسٹی سے اردو میں ایم۔اے۔ کے بعد لکھنؤ یونیورسٹی کے شعبۂ اردو میں لکچرر مقرر ہوئے۔ اس کے بعد الہ آباد یونیورسٹی کے شعبۂ اردو خدمات انجام دیں۔ ان کی وفات دسمبر 1972 میں ہوئی۔

احتشام حسین ابتدا میں کہانیاں، نظمیں، غزلیں اور مضامین لکھتے تھے۔ 1936 میں وہ ترقی پسند تحریک سے وابستہ ہوئے، جس کا واضح اثر ان کی فکر پر پڑا ہوا۔ وہ اس بات پر یقین رکھتے تھے کہ انسان بنیادی طور پر اچھا ہوتا ہے۔ ان کے نزدیک ادب، زندگی کا محض ترجمان نہیں، بلکہ زندگی کو بنانے اور بدلنے کا ایک مؤثر وسیلہ ہے۔ ان کے افسانوں کا مجموعہ ''ویرانے'' کے نام سے شائع ہوا۔ انھوں نے ''اردو ادب کی تنقیدی تاریخ'' اردو اور ہندی دونوں زبانوں میں لکھی۔ اس کے علاوہ ان کی تنقیدی کتابوں میں تنقیدی جائزے، ادب اور سماج، تنقید اور عملی تنقید قابلِ ذکر ہیں۔

احتشام حسین ایک نقاد کی حیثیت سے مشہور ہیں۔ ان کا انداز صاف، سلیس، سادہ اور سلجھا ہوا ہے۔

سبق کا خلاصہ

مصنف نے تہذیب کی تعریف کرتے ہوئے بتایا ہے کہ کسی ملک میں رہنے والے لوگوں کے زندگی گزارنے کے ڈھنگ، شادی بیاہ کی رسوم، قومی و مذہبی تہوار منانے کے طریقے، غرض یہ کہ وہ تمام چیزیں جن سے وہ اپنی الگ پہچان بناتے ہیں اور اس کے ذریعے وہ دنیا میں جانے جاتے ہیں، وہ اس ملک کی تہذیب کہلاتی ہے۔

مصنف پانچ ہزار سال پہلے کے ہندوستان کی تہذیب و تمدن کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اس وقت دراوڑ قوم یہاں آباد تھی، جو باہر سے آئی تھی لیکن یہاں کی تہذیب میں گھل مل گئی تھی۔ اس کے بعد حضرت عیسیٰؑ سے کوئی ڈیڑھ ہزار سال پہلے آریہ نام کی ایک اور قوم ہندوستان میں آئی جو دراوڑ قوم سے زیادہ مہذب، بہادر اور طاقت ور تھی۔ انھوں نے شمالی ہندوستان کے ان میدانی علاقوں پر قبضہ کرلیا جہاں پیداوار بہت اچھی ہوتی تھی۔ آریہ اپنے ساتھ ایک ترقی یافتہ زبان سنسکرت لے کر آئے تھے۔ سنسکرت زبان یہاں کی مقامی زبانوں سے الگ تھی۔

دراوڑ اور آریہ بہت عرصے تک ایک دوسرے سے الگ تھلگ رہے، پھر بھی یہاں کی تہذیبی زندگی پر آریوں کا اثر نمایاں تھا، اگرچہ دراوڑی اثرات باقی رہے۔ بودھ مذہب کی تعلیمات سے ہندوستانی زندگی میں زبردست انقلاب آیا جس نے آریوں کی پیدا کردہ قدروں کو نیا پہلو اور نیا رنگ دیا۔

پھر ویشنوئی تحریک شروع ہوئی۔ اس تحریک کے صوفی سنتوں نے مذہبی ظاہرداریوں اور رسم پرستی سے ہٹ کر مذہب کی اصل روح کو عوام کے سامنے پیش کیا اور روحانیت اور سچی انسانیت کے پیغام سے انسانوں کے دلوں کو جیت لیا۔ مسلمانوں نے ہندوستان میں آ کر یہیں آباد ہو جانے کا فیصلہ کیا تو ان کی زندگی میں ہندوستانیت نمایاں ہوگئی۔ انھوں نے اس سرزمین سے محبت کی۔ یہیں جیے، یہیں مرے۔

مصنف ہندو مسلم اتحاد کے ذریعہ ہندوستان میں ایک ملی جلی تہذیب کے آغاز کی بات کرتے ہوئے بتاتا ہے کہ اس اتحاد کے ذریعہ موسیقی، ادب، زبان، فنِ تعمیر، فنونِ لطیفہ اور دوسرے تہذیبی اداروں کو بڑھاوا ملا۔ اس ملی جلی تہذیب کی تعمیر میں کبیر، نانک، اکبر، خانخاناں، داود دیال، رے داس، تان سین اور داراشکوہ کے نام خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں جنھوں نے ایک ایسی موسیقی اور مصوری کو فروغ دیا جس میں اسلامی اور ہندوستانی دونوں رنگوں کی آمیزش تھی۔ اس ہند آریائی تہذیب کے میل جول سے ایک نئی زبان کی بنیاد بھی فطری طور پر پڑگئی۔ اس زبان کو ہندو مسلمان یکساں طور پر اپنا رہے تھے۔ یہ اردو زبان تھی جو بغیر کسی شعوری کوشش کے عالم وجود میں آ رہی تھی اور دنیا کی زبانوں میں ایک ایسی انوکھی زبان ہے جس کی ابتدا ہی ایسی عظیم شخصیتوں کے ذریعے ہوئی، جن کے ذہنوں میں قومی یکجہتی اور بھائی چارہ اور سبھی دھرموں کی عزت کرنے کا جذبہ تھا۔

آخر میں مصنف نے یہی نتیجہ نکالا ہے کہ ہندوستان کی تقریباً پانچ ہزار سالہ مشترک تہذیبی تاریخ یہ بتاتی ہے کہ اس ملک میں تہذیبی اعتبار سے جو رنگارنگی ہے، وہ بادشاہوں کی طاقت سے نہیں ہوئی بلکہ صوفی سنتوں کی رواداری، عوام سے محبت، عوامی زبان، موسیقی اور حب الوطنی کے جذبے سے پیدا ہوئی ہے اور یہی وہ ذرائع ہیں جن کی مدد سے اسے مزید مضبوط اور پائیدار بنایا جاسکتا ہے تاکہ ہندوستان کی اس گنگا جمنی مشترک تہذیب کے تسلسل کو قائم رکھا جاسکے۔

غور کرنے کی باتیں

- ترقی یافتہ، زرخیز اور سخت گیری مرکب الفاظ ہیں۔ اس جگہ مرکب سے مراد ایسا لفظ ہے، جس میں دو الفاظ اس طرح مل جاتے ہیں کہ انھیں ایک نئے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے۔
- ''طرزِ تعمیر'' ایک مرکب لفظ ہے جس کو مرکب بنانے کے لیے اضافت (کا، کے، کی) کا استعمال کیا گیا ہے۔ مرکب بنانے کا یہ طریقہ اردو میں فارسی سے آیا ہے۔ فارسی تراکیب زیر (ِ) اور ہمزہ (ء) کی علامتوں سے ظاہر کرتے ہیں لیکن اس سے مفہوم کا، کے، کی، کا ہی لیا جاتا ہے یعنی طرزِ تعمیر کا مفہوم ہوگا ''تعمیر کا طریقہ''۔

خاص باتیں

- جب دو قومیں ملتی ہیں تو دونوں قومیں اپنی تہذیب، رہن سہن، زبان اور مختلف فنون کا آپس میں لین دین کرتی ہیں، جس سے ان کے تہذیبی رشتے مضبوط ہوتے ہیں اور اس طرح ملک و قوم ارتقا کی منزلیں طے کرتے ہیں۔
- دسویں صدی کے آخر میں جب مسلمان ہندوستان آئے اور یہاں آ کر بس گئے تو ان کی زندگی کے طور طریقے اور رہن سہن پر ہندوستانیت کا ایسا اثر پڑا کہ وہ یہاں کی تہذیب میں ہی رچ بس گئے اور ہندوستان کا ایک حصہ بن گئے۔ عرب سے ان کا تعلق برائے نام رہ گیا۔ اس سے ہندوستانی تہذیب کو اور زیادہ پھلنے پھولنے کا موقع ملا۔

سمجھنے کی باتیں

- ہندو مسلم اتحاد اور صوفی سنتوں مثلاً سنت کبیر، گرونانک، رے داس اور خانخاناں وغیرہ کی تبلیغی کوششوں کے ذریعے ہندوستانی عوام میں قومیت کا بے مثال جذبہ پیدا ہوا اور ایک نئی ہند آریائی زبان وجود میں آئی، جسے اردو کہا جاتا ہے۔
- احتشام حسین نے اس بات پر زور دیا ہے کہ ہندوستان کی پانچ ہزار سالہ مشترکہ تہذیب کو انسان دوستی، محبت، یگانگت اور حب الوطنی کی بنیادوں پر ہی قائم رکھا جاسکتا ہے۔

اپنی جانچ آپ کیجیے:

1۔ مختصر ترین جواب والا سوال

- ہندو مسلم اتحاد سے کن تہذیبی اداروں کو فروغ حاصل ہوا؟

2۔ مختصر جواب والا سوال

- تہذیب کی تعریف بیان کیجیے۔

3۔ طویل جواب والا سوال

- مصنف کے خیال میں ہندوستان کی اس ملی جلی تہذیب کو کن بنیادوں پر قائم رکھا جا سکتا ہے۔